قرآن کالج کے تربیتی گوشے اور صلوٰۃ کیمپ کا قیام

مرتب: لطف الرحمٰن خان (ناظم قرآن کالج)

کسی بھی تعلیمی ادارے میں اس کے تعلیمی نظام کے شانہ بشانہ اگر ایک مؤثر تربیتی نظام موجود نہ ہو تو اس کے طلبہ کی خفتہ صلاحیتیں بیدار نہیں ہو پاتیں۔ ایسے طلبار گائیڈ بکس، گیس پیپرز اور دیگر ذرائع استعمال کر کے امتحان تو اچھے نمبروں سے پاس کر لیتے ہیں لیکن عملی زندگی کے میدان میں ان کی حالت اس گاڑی کی سی ہوتی ہے جس کا ہینڈ بریک لگا ہُوا ہو اور وہ گھسٹ گھسٹ کر چل رہی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کالج میں ابتدار ہی سے طلبار کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے پر خصوصی توجہ دی جاتی رہی ہے اور اس سال اس سمت میں کچھ مزید پیش رفت ہوئی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کالج کے بہی خواہوں کو ہم ایسے اقدامات سے وقتاً فوقتاً باخبر رکھیں۔

ٹیوٹوریل گروپس کا قیام

جنوری ۱۹۹۰ء میں کالج میں ٹیوٹوریل گروپس کا نظام رائج کیا گیا جو کہ ششماہی امتحان تک باقاعدگی کے ساتھ جاری رہا۔ ارادہ ہے کہ رمضان المبارک کی سالانہ تعطیلات کے بعد طلبار اور گروپ لیڈر اساتذہ سے اس نظام کی افادیت کے متعلق ان کی رائے معلوم کی جائے۔ پھر ان آرار کی روشنی میں اسے مزید مؤثر اور بار آور بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ نظام طلبار کی

صلاحیتوں کو بیدار کرنے میں ان شاء اللہ بہت ممدّ ہو گا۔

صلوٰۃ کیمپ کا قیام

تربیت کے نقطۂ نظر سے ایک منفرد اور اہم قدم کالج میں دو روزہ صلوٰۃ کیمپ کا قیام ہے جو ہمارے ہاسٹل وارڈن محترم میجر فتح محمد صاحب کی تحریک پر کلیتہً انہی کی زیرِ نگرانی منعقد ہُوا اور الحمدللہ بہت کامیاب رہا۔ اس کیمپ کے پروگرام کے متعلق کوئی بات کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس اُلجھن کو رفع کر دیا جائے جو اس سلسلہ میں اکثر ذہنوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ قرآن کالج کے طلباء پنج وقتہ نماز کے پابند ہیں اور ہاسٹل میں رہائش پذیر طلباء کے متعلق تو ہم یہ بات اطمینانِ قلب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے طلباء کے لیے صلوٰۃ کیمپ کے قیام کا مقصد اور اس کی افادیت کیا ہے؟ یہ وہ اُلجھن ہے جس کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اس کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ چونکہ انسانی جسم مٹی سے بنا ہے۔ چنانچہ اس کی غذا بھی زمین سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ جبکہ انسانی جسم میں ایک چیز 'رُوح' بھی ہے جو کہ امرِ ربّی ہے۔ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (جب میں پھونک دوں اس میں اپنی روح میں سے کچھ) کے حوالے سے انسانی روح کا تعلّق عالمِ بالا سے ہے۔ چنانچہ اس کی غذا بھی عالمِ بالا سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ اور نماز اس کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جس طرح جسمِ انسانی کی صحت کے لیے ایک مرتبہ کھانا پینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ روزانہ وقفہ وقفہ سے کچھ کھانا پینا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح رُوحِ انسانی کی صحت کے لیے روزانہ پانچ وقت کی نماز ضروری ہے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہر طرح کی غذا جزوِ بدن نہیں بنتی بلکہ ضروری ہے کہ وہ گلی سڑی نہ ہو، HYGIENIC CONDITION یعنی طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھ کر پکائی گئی ہو، پوری طرح پکی ہو کچی نہ رہ گئی ہو، وغیرہ وغیرہ۔ ان شرائط کو پورا کیے

بغیر کوئی بھی غذا جسمانی صحت کی ضامن نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح نماز کی بھی کچھ شرائط ہیں جن کو پورا کیے بغیر صرف نماز روحانی بالیدگی کی ضامن نہیں ہوتی۔ اور انسان کی خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کر کے انہیں بروئے کار لانے کے لیے صرف صحت مند جسم کافی نہیں ہے جب تک اس میں ایک صحت مند رُوح موجود نہ ہو۔

قرآن کالج کے طلباء نماز تو پابندی سے پڑھتے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ انھیں نماز کی ضروری شرائط سے آگاہ کیا جائے تاکہ ان کی نماز ان کی روحانی بالیدگی کی ضامن بن سکے۔ اِس ضرورت کے پیشِ نظر ۲۸ فروری اور یکم مارچ ۹۰ء دو دن کا صلوٰۃ کیمپ منعقد کیا گیا۔

صلوٰۃ کیمپ میں تدریسی و عملی کام کو تین بڑے حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلا حصّہ فکری و علمی خطابات پر مشتمل تھا، دوسرے حصّے میں شرائطِ نماز وغیرہ کے متعلق گروپس کی صورت میں مذاکرے کے پروگرام ترتیب دیئے گئے تھے، جبکہ تیسرا حصّہ عملی کام سے متعلق تھا۔ فکری و عملی حصّے میں طلباء پر نماز کی اہمیت شعوری طور پر واضح کرنے کے لیے دو۲ خطابات صدر موسّسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے اور دو۲ ہی خطابات قرآن کالج کے فیکلٹی آف عربک و اسلامک اسٹڈیز کے ڈین پروفیسر حافظ محمد فاضل صاحب کے رکھے گئے تھے۔

بدھ ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو صلوٰۃ کیمپ کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہُوا، جس کے بعد محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے "فلسفۂ دین میں نماز کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک بندے اور اس کے ربّ کے مابین رشتہ و تعلّق کو جوڑنے کا سب سے اہم ذریعہ نماز کو قرار دیا۔ انھوں نے قرآن حکیم کی آیاتِ بیّنات کی روشنی میں واضح کیا کہ معرفتِ باری تعالیٰ کے حصول کا اہم ترین منبع قرآن حکیم ہے اور ذکرِ الٰہی کا مؤثر ترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز، خصوصًا تہجّد اور فجر میں قرآن حکیم کی ترتیل کے ساتھ طویل قرائت کے ذریعے قرآنِ حکیم بندۂ مومن کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے، اور اس کا رشتۂ

تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے قرآن حکیم اور نماز کے مابین ربط و تعلق کو بڑی ہی خوبصورتی سے بیان کیا اور شرکاء کیمپ نے جس جذبے کے ساتھ اس کے اثرات کو اپنے اندر جذب کیا، اس کا اندازہ اُن کے چہروں کے تاثرات سے ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ انسان کے تشخص اور دیگر مخلوقات سے اس کی افضلیت کی بنیاد وہ رُوحِ ربّانی ہے جو اس میں پھونکی گئی ہے۔ قرآن حکیم روح کی غذا ہے اور بندہ جب نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی رُوح ترقّع حاصل کرتی ہے اور اس پر معرفتِ الٰہی کے دروازے کھُلتے جاتے ہیں ـــــ محترم ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد پروفیسر حافظ محمد فاضل صاحب نے خطاب فرمایا جس میں مختلف فقہی مسالک میں اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے افہام و تفہیم کی ضرورت پر زور دیا۔ ان خطابات کے بعد باضابطہ تدریس کا آغاز ہُوا۔ نماز سے متعلق تدریسی مواد کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور ایک ایک موضوع تین تین اساتذہ کے سپرد تھا، جو بیک وقت تین مختلف گروپوں کو ایک ہی موضوع سے متعلق تعلیم دیتے اور پھر اس کا مذاکرہ کرواتے۔ تمام طلباء کو آٹھ سے دس تک کے کل نو (۹) گروپس میں تقسیم کر دیا گیا تھا اس طرح ایک ہی وقت میں تین مختلف موضوعات کی تدریس جاری رہتی۔ پیریڈ کے اختتام پر یہی گروپس دوسرے اساتذہ کے پاس چلے جاتے جو انہیں دوسرے موضوعات کی تعلیم دیتے اور ان کا مذاکرہ کرواتے۔ اس طرح ہر گروپ نے تمام موضوعات کی تعلیم مکمل کی۔ تعلیم اور مذاکرہ کا یہ پروگرام نمازِ ظہر تک جاری رہا۔

نماز عصر تا عشاء کے دوران عملی کام (PRACTICLES) کے پیریڈ رکھے گئے تھے۔ عملی کام وضو کا طریقہ، نماز کی ادائیگی، نماز باجماعت کا طریقہ، ہر طالب علم سے نماز کی سماعت اور ترجمہ نماز کی تعلیم وغیرہ پر مشتمل تھا۔ ان پیریڈز میں طلباء حاصل کردہ علم پر عمل کر کے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی اصلاح کرتے۔

پہلے روز کی طرح دوسرے روز کے پروگرام کا آغاز بھی تلاوت قرآن حکیم

اور اس کے بعد اجتماعی خطابات سے ہُوا پہلے پروفیسر حافظ محمد فاضل صاحب نے "نماز کے بارے میں قرآن و حدیث کے احکام اور صحابہ رض کا طرزِ عمل" کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے "طالبانِ قرآن اور خادمانِ دین کے لیے نماز کی خصوصی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے نماز کی اہمیت پر اُس حدیثِ قدسی کی روشنی میں اظہارِ خیال کیا جس میں بندے کو نماز میں سورۃ الفاتحہ کی ایک ایک آیت پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب مرحمت ہونے کی نوید سنائی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے علامہ اقبال کی اصطلاحات کے حوالے سے واضح کیا کہ نماز میں انائے صغیر، انائے کبیر کے رُو برو ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ایک بندۂ مسلم کی پوری زندگی کے معمولات میں نماز کو مرکزی اہمیت حاصل ہوتی ہے، اسی طرح اسلامی معاشرے میں نظامِ صلوٰۃ کو پورے معاشرتی نظام کے محور کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

اجتماعی خطابات کے بعد طلباء پہلے روز کی طرح گروپس میں تقسیم ہو کر درس و تدریس اور مذاکرہ میں مصروف ہو گئے۔ یہ سلسلہ ٹائم ٹیبل کے مطابق نمازِ ظہر تک جاری رہا۔ صلوٰۃ کیمپ میں دو دن جن موضوعات کی تعلیم اور مذاکرہ ہوتا رہا ان میں اوقاتِ نماز، شرائطِ نماز، نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات اور مفسدات وغیرہ، فرض اور نفل نمازیں، نمازِ جمعہ، صلوٰۃِ مریض، صلوٰۃِ مسافر اور احکامِ مساجد خصوصی اہمیت کے حامل تھے۔

مزید برآں اس کیمپ میں گاہے بگاہے اتباعِ سنت کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا اور طلباء کو روزمرّہ کے معمولات مثلاً کھانے پینے اور سونے وغیرہ کے مسنون آداب کی تعلیم دی گئی۔

دوسرے روز نمازِ عصر کے بعد کوئز پیپر (QUIZ PAPER) کے ذریعے کیمپ میں شریک طلباء کا ٹیسٹ لیا گیا۔ نمازِ مغرب کے بعد میجر فتح محمد صاحب کے اختتامی کلمات کے ساتھ یہ دو روزہ صلوٰۃ کیمپ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

خلاصہ کلام

ہمیں اعتراف ہے کہ قرآن کالج ہی کی طرح اس کا تربیتی نظام بھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ اسے مؤثر اور بار آور بنانے کے لیے گہرے غور و فکر کے ساتھ ساتھ پُرخلوص جذبہ اور لگن کی ضرورت ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ یہ کام عملِ پیہم اور جہدِ مسلسل کا متقاضی ہے۔ چنانچہ اس کام کا آغاز ہم نے اس عزم کے ساتھ کیا ہے کہ خوب سے خوب تر کی تلاش کا سفر ان شاء اللہ تعالےٰ جاری رہے گا۔ اس لیے کہ ع
"جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے"۔ اس نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے اہلِ علم حضرات اور کالج کے بہی خواہوں کی جانب سے ان کی تجاویز اور ان کی رہنمائی کا ہم خیر مقدم کریں گے۔

السعی منا والاتمام من اللہ

بقیہ : لغات و اعراب قرآن

بِاللّٰهِ ، بِاللّٰهِ ، بِاللّٰهِ ، بِاللّٰهِ

وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ،

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَمَا ، مَا ، مَا

هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ، بِمُؤْمِنِيْنَ ، بِمُؤْمِنِيْنَ ،

بِمُؤْمِنِيْنَ